روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 11 مارچ 2010ء 24 ربیع الاول 1431 ہجری 11 امان 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 55

شہادت کی پیشگوئی

حضرت طلحہؓ عشرہ مبشرہ میں سے تھے یعنی ان دس اصحاب رسول ﷺ میں سے جن کو آپؐ نے ان کی زندگی میں جنت کی بشارت دی اور بوقت وفات انہیں پروانہ خوشنودی عطا فرمایا۔رسول اللہ ﷺ نے آپؓ کی شہادت کی پیشگوئی کرتے ہوئے فرمایا’’جوکوئی زمین پر چلتے پھرتے شہید کودیکھنا چاہے وہ طلحہ کو دیکھ لے‘‘۔

﴿استیعاب جلد 2ص 20-319﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

۱۳۴۔نشان۔ براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۲۳ میں اس نشان کا مفصل ذکر ہے۔خلاصہ یہ ہے کہ ایک دفعہ مجھے الہام ہوا کہ بست ویک روپیہ آنے والے ہیں۔ چنانچہ یہ الہام بھی اُنہیں آریوں کو بتلایا گیا جن کا کئی دفعہ ذکر ہوچکا ہے اور الہام میں یہ تفہیم ہوئی تھی کہ وہ روپیہ آج ہی آئے گا۔ چنانچہ اُس روز وزیر سنگھ نامی ایک بیمار نے آکر مجھے ایک روپیہ دیا اور پھر مجھے خیال آیا کہ باقی بیس[۲۰] روپیہ شاید ڈاک کی معرفت آئیں گے۔ چنانچہ ڈاک خانہ میں اپنا ایک معتبر بھیجا گیا وہ جواب لایا کہ ڈاک منشی کہتا ہے کہ میرے پاس آج صرف پانچ روپیہ ڈیرہ غازی خان سے آئے ہیں جن کے ساتھ ایک کارڈ بھی ہے اِس خبر کے سُننے سے بہت حیرانی ہوئی کیونکہ میں آریوں کو اس پیشگوئی سے اطلاع دے چکا تھا کہ آج اکیس[۲۱] روپے آئیں گے اور اُن کو معلوم تھا کہ ایک روپیہ آچکا ہے اور مجھے ڈاک منشی کی اِس خبر سے اس قدر اضطراب ہوا جس کا بیان نہیں ہوسکتا کیونکہ اس کی اِس خبر سے کہ صرف پانچ روپیہ ڈیرہ غازی خان سے آئے ہیں زیادہ روپیہ سے قطعاً نومیدی ہوگئی اور مجھے علامات سے معلوم ہوا کہ آریہ لوگ جن کو یہ اطلاع دی گئی تھی دل میں بہت خوش ہوئے ہیں کہ آج ہمیں تکذیب کا موقعہ مل گیا اور میں نہایت اضطراب میں تھا کہ یک دفعہ مجھے یہ الہام ہوا۔ بست ویک آئے ہیں اس میں شک نہیں۔مَیں نے آریوں کو یہ الہام سُنایا وہ اور بھی زیادہ ہنسی کا موجب ہوا کیونکہ ایک ملازم سرکاری نے جو سب پوسٹ ماسٹر تھا علانیہ طور پر کہہ دیا تھا کہ صرف پانچ روپیہ آئے ہیں بعد اس کے اتفاقاً ایک آریہ اُن آریوں میں سے ڈاک خانہ میں گیا اور اُس کو ڈاک منشی نے اُس کے استفسار سے یا خود بخود کہا کہ دراصل بیس[۲۰] روپے آئے ہیں اور پہلے یوں ہی میرے مُنہ سے نکل گیا تھا کہ پانچ روپے آئے ہیں اور ساتھ اس کے منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ کا ایک کارڈ بھی تھا اور یہ روپیہ ۶؍ستمبر ۱۸۸۳ء کو پہنچا تھا جس دن یہ الہام ہوا۔ پس اس مبارک دن کی یادداشت کے لئے اور نیز آریوں کو گواہ بنانے کے لئے ایک روپیہ کی شیرینی تقسیم کی گئی جس کو ایک آریہ لایا اور آریوں کو اور نیز دوسروں کو دی گئی تا اگر یوں نہیں تو شیرینی کھا کر ہی اس نشان کو یاد رکھیں۔

۱۳۵۔نشان۔ ایک دفعہ بباعث مرض ذیابیطس جو قریباً بیس[۲۰] سال سے مجھے دامن گیر ہے آنکھوں کی بصارت کی نسبت بہت اندیشہ ہوا کیونکہ ایسے امراض میں نزول الماء کا سخت خطرہ ہوتا ہے تب خدا تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے مجھے اپنی اس وحی سے تسلی اور اطمینان اور سکینت بخشی اور وہ وحی یہ ہے .... یعنی تین اعضاء پر رحمت نازل کی گئی۔ ایک آنکھیں اور دو اور عضو اور اُن کی تصریح نہیں کی۔ اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ پندرہ بیس[۲۰] برس کی عمر میں میری بینائی تھی ایسی ہی اس عمر میں بھی کہ قریباً ستر[۷۰] برس تک پہنچ گئی ہے وہی بینائی ہے سو یہ وہی رحمت ہے جس کا وعدہ خدا تعالیٰ کی وحی میں دیا گیا تھا۔

﴿حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد22ص 318﴾

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ ’’مریم شادی فنڈ‘‘ ہے۔

مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

’’اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جاسکے گا۔‘‘

﴿الفضل 6 مئی 2003ء﴾

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تاکہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہوسکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ

﴿ناظر اعلیٰ﴾

ربوہ کے مضافات میں پلاٹس کی خرید وفروخت

جو احباب مضافاتی کالونیوں پلاٹس خرید و فروخت کریں وہ منظور شدہ پراپرٹی ڈیلرز کی معرفت سودا کریں۔ بہتر ہے سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ چیک کرلیں۔

جن کالونیوں میں پلاٹس خریدنا چاہیں تو اس امر کی تسلی کرلیں کہ کالونی منظور شدہ ہے تاکہ بعد میں کوئی پریشانی نہ ہو۔ اگر کسی وضاحت کی ضرورت ہو تو مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی سے رابطہ کریں۔

﴿دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ﴾

نتائج مقابلہ مقالہ نویسی 09-2008ء

زیر اہتمام قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان

آل پاکستان مقابلہ مقالہ نویسی 09-2008ء میں کل 442 مقالہ جات موصول ہوئے۔ ذیلی تنظیموں کے درج ذیل تعداد میں اراکین نے شرکت کی۔

مجلس انصاراللہ پاکستان	202
مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان	99
لجنہ اماءاللہ پاکستان	91
ناصرات الاحمدیہ پاکستان	34
اطفال الاحمدیہ پاکستان	16

نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے اراکین کے اسماء درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان سب کیلئے مبارک کرے۔ آمین

(ڈاکٹر عبدالخالق خالد قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

بعنوان ''ہستی باری تعالیٰ''

مابین انصاراللہ پاکستان

اوّل: مکرم عبدالعزیز منگلا صاحب
واپڈا ٹاؤن لاہور

دوم: مکرم مظفر احمد صاحب درانی
کوارٹرز تحریک جدید۔ ربوہ

سوم: مکرم شیخ محمد یونس صاحب امروہوی
وحدت کالونی۔ لاہور

حسن کارکردگی کی بناء پر اگلی دس پوزیشنز

1 مکرم محمد یونس جاوید صاحب دارالسلام۔ لاہور
2 مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب سیالکوٹ شہر
3 مکرم عمر حیات صاحب فیکٹری ایریا سلام۔ ربوہ
4 مکرم مجید احمد بشیر صاحب ڈیفنس۔ لاہور
5 مکرم ملک خلیل احمد ناصر صاحب بارہ کہو۔ اسلام آباد
6 مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب
دارالصدر شمالی انوار۔ ربوہ
7 مکرم عبدالشکور صاحب راجن پور
8 مکرم آرکیٹیکٹ شعیب احمد ہاشمی صاحب
گلشن اقبال غربی۔ کراچی
9 مکرم ڈاکٹر غلام رسول صاحب صدیقی پشاوری
ناظم آباد۔ کراچی
10 مکرم آفتاب احمد جمال صاحب۔ کوئٹہ

بعنوان ''وقفِ زندگی''

مابین خدام الاحمدیہ پاکستان

اوّل: مکرم احسان اللہ قمر صاحب ابن مکرم صادق مجید اللہ صاحب نیولالہ رُخ، واہ کینٹ۔ راولپنڈی

دوم: مکرم شہود احمد آصف صاحب ابن مکرم محمود اسماعیل آصف صاحب دارالرحمت شرقی راجیکی۔ ربوہ

سوم: مکرم حافظ مظہر احمد صاحب ابن مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

حسن کارکردگی کی بناء پر اگلی دس پوزیشنز

1۔ مکرم ارسلان احمد قمر صاحب ابن مکرم صادق مجید اللہ صاحب جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن۔ ربوہ

2۔ مکرم اظہر اقبال صاحب ابن مکرم اقبال حیدر یوسفی صاحب حیدرآباد شہر

3۔ مکرم طارق نسیم صاحب کاہلوں ابن مکرم نسیم احمد کاہلوں صاحب کوٹری۔ ضلع جامشورو

4۔ مکرم طارق محمود صاحب منگلا ابن مکرم محمد عبداللہ صاحب دارالصدر جنوبی۔ ربوہ

5۔ مکرم ارسلان حفیظ صاحب ابن مکرم خالد حفیظ صاحب بھاٹی گیٹ۔ لاہور

6۔ مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد رانا صاحب
باغبانپورہ لاہور

7۔ مکرم توقیر احمد صاحب ابن مکرم منیر احمد صاحب
سیٹلائٹ ٹاؤن۔ راولپنڈی

8۔ مکرم جمیل احمد شہزاد صاحب
علامہ اقبال ٹاؤن۔ لاہور

9۔ مکرم طارق محمود عارف صاحب ابن مکرم عبدالرزاق صاحب۔ مسلم ٹاؤن۔ راولپنڈی

10۔ مکرم فراست احمد راشد صاحب ابن مکرم مبارک احمد شاد صاحب کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

بعنوان حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ

مابین لجنہ اماءاللہ پاکستان

اوّل: مکرمہ شازیہ باسط خان صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالباسط خان صاحب بیت التوحید۔ لاہور

دوم: مکرمہ امۃ الرحمٰن پراچہ صاحبہ بنت مکرم عبدالرحیم پراچہ صاحب I-8-3، اسلام آباد جنوبی

سوم: مکرمہ خیر النساء منصور صاحبہ اہلیہ مکرم منصور احمد صاحب لکھنوی گلشن اقبال شرقی۔ کراچی

حسن کارکردگی کی بناء پر اگلی دس پوزیشنز

1۔ مکرمہ نصیرہ صادقہ صاحبہ اہلیہ مکرم مجید الدین طارق صاحب حلقہ بیت العطاء۔ راولپنڈی

2۔ مکرمہ کشف منان صاحبہ بنت مکرم عبدالمنان صاحب۔ بیت التوحید۔ لاہور

3۔ مکرمہ امۃ القیوم مجوکہ صاحبہ۔ سرگودھا شہر

4۔ مکرمہ مہر انگیز صاحبہ بنت مکرم نعمت اللہ جاوید صاحب دارالبرکات۔ ربوہ

5۔ مکرمہ طاہرہ انور صاحبہ بنت مکرم حافظ محمد رمضان صاحب احمد نگر۔ ربوہ

6۔ مکرمہ ھبۃ الشافی صاحبہ بنت مکرم خلیل محمد خان صاحب دارالنصر غربی۔ ربوہ

7۔ مکرمہ حامدہ طلعت کریم صاحبہ دارالعلوم وسطی ربوہ

8۔ مکرمہ فائزہ بشیر صاحبہ ایوانِ توحید۔ راولپنڈی

9۔ مکرمہ شائستہ عزیز صاحبہ اہلیہ مکرم ملک عبدالعزیز صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن۔ راولپنڈی

10۔ مکرمہ محمودہ رشید صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد صاحب مغلپورہ۔ لاہور

بعنوان ''پانچ بنیادی اخلاق''

مابین ناصرات الاحمدیہ پاکستان

اوّل: عائشہ ادریس بنت مکرم محمد ادریس جاوید صاحب
کوٹ رادھا کشن ضلع قصور

دوم: شمائلہ منیر بنت مکرم منیر احمد کریم صاحب
باغبانپورہ۔ لاہور

سوم: عنبر یوسف بنت مکرم محمد یوسف صاحب
عزیز آباد۔ کراچی

حسن کارکردگی کی بناء پر اگلی دس پوزیشنز

1۔ ازکیٰ فرید بنت مکرم فرید احمد صاحب
دارالبرکات۔ ربوہ

2۔ ھبۃ الوحید بنت مکرم سلطان محمود صاحب
دارالعلوم شرقی مسرور۔ ربوہ

3۔ اقراء نصیر دارالیمن وسطی۔ ربوہ

4۔ نایاب گوہر بنت مکرم ناصر احمد صاحب
دارالنصر وسطی۔ ربوہ

5۔ نورالھدیٰ بنت مکرم ریاض احمد صاحب
دارالیمن وسطی حمد۔ ربوہ

6۔ عفیفہ جاوید دارالعلوم غربی صادق۔ ربوہ

7۔ عافیہ رحیم بنت مکرم محمد رحیم الافضل صاحب
دارالعلوم شرقی نور۔ ربوہ

8۔ عافیہ مہ رخ بنت مکرم منور احمد تنویر صاحب
دارالصدر شرقی طاہر۔ ربوہ

9۔ فاتحہ رشید بنت مکرم عبدالرشید قریشی صاحب
دارالرحمت غربی۔ ربوہ

10۔ سمیہ رؤف ابن مکرم عبدالرؤف صاحب
پیلووینس ضلع خوشاب

بعنوان ''پانچ بنیادی اخلاق''

مابین اطفال الاحمدیہ پاکستان

اوّل: سرمد احمد قمر ابن مکرم محمد اسحٰق طاہر صاحب
کوٹ رادھا کشن۔ ضلع قصور

دوم: محمد انیس ابن مکرم محمد ادریس جاوید صاحب
کوٹ رادھا کشن۔ ضلع قصور

سوم: کامران یوسف ابن مکرم طارق یوسف صاحب
سمن آباد۔ لاہور

☆......☆......☆

صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کے بارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ

نوزائیدہ پھولوں کو ایک خوبصورت تحفہ

اس وقت مجلس نصرت جہاں کے ہسپتالوں میں مرد واقفین کے ساتھ ساتھ ہماری مخلص واقفات لیڈی ڈاکٹرز بھی خدمت پر مامور ہیں۔ گھانا، سیرالیون نائجیریا، بورکینا فاسو اور گیمبیا میں مجموعی طور پر ان لیڈی ڈاکٹرز کی موجودہ تعداد 9 ہے۔ ان میں سے ایک محترمہ لیڈی ڈاکٹر مانجو بٹ صاحبہ (اسوکورے، گھانا) کا تعلق قادیان سے ہے۔ دیگر 8 پاکستان سے بھجوائی گئی ہیں۔

سب سے آخر میں میدان عمل میں جانے والی لیڈی ڈاکٹر محترمہ عائشہ خان صاحبہ ہیں۔ جو ستمبر 2009ء میں گیمبیا بھجوائی گئی تھیں۔ محترمہ ڈاکٹر صاحبہ احمدیہ ہسپتال، بانجل میں گائنی کے شعبہ کی انچارج ہیں۔ محترمہ ڈاکٹر صاحبہ نے اپنی حالیہ رپورٹ میں تحریر کیا ہے کہ ہسپتال انتظامیہ نے نومولود بچہ کیلئے Dress کا خوبصورت تحفہ پیش کرنے کا طریق جاری کیا ہے۔ ہمارے اس ہسپتال میں پیدا ہونے والے ہر لڑکے کو Blue رنگ کا اور ہر نوزائیدہ بچی کو Pink رنگ کا سوٹ تحفہ کے طور پر دیا جاتا ہے۔ خداتعالیٰ کے فضل سے رفاہ عامہ کے اس چھوٹے سے قدم کا بہت اچھا اثر ہوا ہے اور یہ ماؤں کیلئے انوکھی خوشی اور حیرت کا باعث بنتا ہے۔

قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس چھوٹی سی خدمت کو قبول فرمائے اور اس کے بڑے ثمرات عطاء کرے۔ میدان عمل میں موجود ہمارے تمام واقفین ڈاکٹرز و اساتذہ کو اپنے اپنے رنگ میں مقبول خدمت کی توفیق ملتی رہے۔

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع: ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ قیمت 5 روپے

مکرم حنیف احمد محمود صاحب

راہِ مولیٰ میں جان قربان کرنے والوں کا اجر

"یہ عجیب بات ہے کہ مولوی صاحب جب پتھروں میں سے نکالے گئے تو کستوری کی طرح اُن کے بدن سے خوشبو آتی تھی اس سے لوگ بہت متاثر ہوئے۔"

(تذکرۃ الشہادتین از روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 126)

اللہ کی راہ میں جان دینے والوں کا قرآن و احادیث میں بڑا رتبہ اور مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں اُن کو مُردے نہ کہو کیونکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔

(البقرہ:155)

جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے اُن کو ہرگز مُردے گمان نہ کرو بلکہ وہ تو زندہ ہیں اور انہیں ان کے رب کے ہاں رزق عطا کیا جا رہا ہے۔

(آل عمران:170)

یہاں اللہ تعالیٰ نے اس کی راہ میں قربان ہونے والوں کو جو رزق عطا کئے جانے کی بشارت عطا فرمائی یہ وہ عظیم بشارت ہے جس کے ہم گواہ ہیں۔ آنحضور ﷺ کے دور میں جن صحابہؓ نے شہادت کا درجہ پایا۔ وہ بھی عزت دیئے گئے اور ان کی آل وعیال کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی جگہوں سے رزق عطا فرمایا۔

ایک روایت میں اللہ کی راہ میں خون کا ایک قطرہ بہانے کا بھی بڑا اجر ہے اور وہ قطرہ خدا کو بڑا پیارا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا

اللہ تعالیٰ کو دو قطروں سے زیادہ کوئی چیز پیاری نہیں۔ ایک آنسو کا وہ قطرہ جو اللہ کے خوف سے نکلا ہو اور ایک خون کا وہ قطرہ جو اللہ کی راہ میں بہایا جائے۔

(مشکوٰۃ کتاب الجہاد)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق دینے کی تشریح احادیث میں ایک اور جگہ یوں ملتی ہے۔

آنحضور ﷺ نے فرمایا

شہید کے اللہ کے ہاں چھ درجے ہیں پہلی ہی دفعہ میں اسے بخش دیا جاتا ہے اور اسے جنت کا ٹھکانا دکھا دیا جاتا ہے اور اسے قبر کے عذاب سے امان دی جاتی ہے اور وہ بڑی گھبراہٹ سے امن میں رہے گا اور اس کے سر پر عزت کا تاج رکھا جائے گا جس کا ایک یاقوت دنیا اور دنیا کی چیزوں سے بہتر ہو گا اور بہتر (72) حورعین سے اس کا نکاح کیا جائے گا اور اس کے ستر (70) اہل قرابت میں اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ (مشکوٰۃ کتاب الجہاد)

پھر فرمایا۔

"شہید قتل کی تکلیف نہیں پاتا مگر اتنی کہ کوئی چیونٹی کے کاٹنے کی تکلیف پائے۔"

(مشکوٰۃ کتاب الجہاد)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں

"میرا اپنا اعتقاد ہے کہ شہید کو ایک چیونٹی کے برابر بھی درد محسوس نہیں ہوتا اور میں نے اس کی نظیریں خود دیکھی ہوئی ہیں۔"

(حقائق الفرقان جلد 1 صفحہ 267)

احادیث میں ہی رزق ملنے کی تشریح کچھ یوں بھی ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا

"ہر میت کا خاتمہ اپنے اعمال پر ہو جاتا ہے سوائے اس کے جو خدا کی راہ میں مرابط ہو کر مرے کہ اس کے عمل قیامت تک اس کے لئے بڑھتے رہتے ہیں اور قبر کے فتنہ سے وہ امن میں رہتا ہے۔"

(مشکوٰۃ کتاب الجہاد)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سورۃ البقرہ کی آیت 155 کی تفسیر میں فرماتے ہیں

"اس آیت میں شہید کو زندہ قرار دینے کی ایک یہ بھی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دینے میں مومن کو صرف یہی خدشہ ہوتا ہے کہ اگر میں مر گیا تو اعمال صالحہ سے محروم رہ جاؤں گا۔ مثلاً ایک شخص کی عمر چالیس سال ہے۔ اگر ساٹھ سال تک وہ اور زندہ رہتا تو اس عرصہ میں وہ اور بہت سی نیکیاں کر سکتا تھا۔ پس موت کے راستہ میں صرف یہی ایک خیال اس کے لئے روک بن سکتا ہے ورنہ اگر وہ صحیح طور پر آخرت کو مقدم کرتا ہے تو کوئی دنیوی خیال اس کے راستہ میں روک بن ہی نہیں سکتا۔ یہی ایک خیال ہے جو اُسے جان دینے سے روک سکتا ہے۔ کہ اتنی مدت کی نمازوں روزوں، جہاد اور (۔) سے محروم رہ جاؤں گا اس شبہ کی معقولیت کو اللہ تعالیٰ نے بھی تسلیم کیا ہے اور پھر اس کا جواب بھی دیا ہے چنانچہ فرماتا ہے......

تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دینے والوں کو مُردہ مت کہو وہ مُردہ نہیں بلکہ زندہ ہیں، یعنی شہید کے اعمال کبھی ختم نہیں ہو سکتے وہ زندہ ہے اور اس کے اعمال ہمیشہ بڑھتے رہتے ہیں۔ اُس نے خدا کے لئے اپنی جان قربان کر دی اور خدا نے نہ چاہا کہ اُس کے اعمال ختم ہو جائیں۔ کوئی دن نہیں گذرتا کہ تم نمازیں پڑھو اور اُن کا ثواب تمہارے نام لکھا جائے اور شہید اُن سے محروم رہے۔ کوئی رمضان نہیں گزرتا کہ تم اُس کے روزے رکھو اور اُن کا ثواب تمہارے نام لکھا جائے اور شہید اُس سے محروم رہے۔ کوئی حج نہیں کہ تم تکلیف اٹھا کر اس کا ثواب حاصل کرو اور شہید اس ثواب سے محروم رہے۔ غرض وہ لوگ وہی برکتیں حاصل کر رہے ہیں جو تم کر رہے ہو۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ کے قرب میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں جس طرح تم بڑھتے جا رہے ہو۔ پس اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فلسفہ موت وحیات پر نہایت لطیف رنگ میں روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ شہادت کا مقام حاصل کرنے والوں کو دائمی حیات حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ دیکھ لو جس دن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو یزید کی فوجوں نے مارا ہو گا۔ وہ کس قدر خوش ہوئی ہوں گی اور انہوں نے کس مسرت سے کہا ہو گا کہ لو یہ قصہ ختم ہو گیا۔ مگر کیا واقعہ میں وہ قصہ ختم ہو گیا؟ دنیا دیکھ رہی ہے کہ امام حسینؓ آج بھی زندہ ہیں۔ مگر یزید کو اس وقت بھی مُردہ سمجھا جاتا ہے اسی طرح جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے رستہ میں قربان ہوتا ہے تو اُس کا خون رائیگاں نہیں جاتا بلکہ اُس کی جگہ اللہ تعالیٰ ایک قوم لاتا اور اپنے سلسلہ میں داخل کرتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوتے ہیں تم انہیں مُردہ مت کہو کیونکہ وہ زندہ ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کو زندہ اس لئے بھی کہا کہ جب ایک شخص کی جگہ دس کھڑے ہو گئے تو وہ مرا کہاں۔ اور جب وہ مرا نہیں تو اُسے مُردہ کہنا کس طرح درست ہو سکتا ہے؟ پس اللہ تعالیٰ کے مقربین اور اس کی راہ میں شہید ہونے والے کبھی نہیں مرتے......

اسی طرح مکہ کے جن اکابر نے محمد رسول اللہ ﷺ کو مارنا چاہا۔ کیا آج دنیا میں ان لوگوں کا کوئی نام لیوا ہے؟ اُحد کے مقام پر ابوسفیان نے آواز دی تھی اور کہا تھا کیا تم میں محمد (ﷺ) ہے؟ اور جب اس کا جواب نہ ملا تو اُس نے کہا۔ ہم نے محمد (ﷺ) کو مار ڈالا ہے پھر اُس نے آواز دی۔ کیا تم میں ابوبکر ہے؟ اور جب اس کا جواب نہ ملا تو اُس نے کہا ہم نے ابوبکر کو بھی مار ڈالا ہے۔ پھر اُس نے پوچھا کیا تم میں عمر ہے؟ جب اس کا بھی جواب نہ ملا تو اُس نے کہا۔ ہم نے عمر کو بھی مار ڈالا ہے۔ لیکن آج جاؤ اور دنیا کے کناروں پر اس آواز دینے والے کے ہمنوا کفار کے سردار ابوجہل کو بلاؤ اور آواز دو۔ کہ کیا تم میں ابوجہل ہے تو تم دیکھو گے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے نام پر تو کروڑوں آوازیں بلند ہونا شروع ہو جائیں گی اور ساری دنیا بول اُٹھے گی کہ ہاں محمد رسول اللہ ﷺ ہم میں موجود ہیں۔ کیونکہ آپ ﷺ کی نمائندگی کا شرف ہمیں حاصل ہے۔ لیکن ابوجہل کو بلانے پر تمہیں کسی گوشہ سے بھی آواز اٹھتی سُنائی نہیں دے گی۔ ابوجہل کی اولاد آج بھی دنیا میں موجود ہے مگر کسی کو جرات نہیں کہ وہ یہ کہہ سکے کہ میں ابوجہل کی اولاد میں سے ہوں۔ شاید عتبہ اور شیبہ کی اولاد بھی آج دنیا میں موجود ہو۔ مگر کیا کوئی کہتا ہے کہ میں عتبہ اور شیبہ کی اولاد ہوں۔ پس خدا تعالیٰ کی راہ میں مارے جانے والے کبھی نہیں مرتے بلکہ وہ قیامت تک زندہ رہتے ہیں اور آئندہ نسلیں اُن کا نام لے لے کر اُن کے لئے دعائیں کرتی ہیں۔ اُن کی خوبیوں کو یاد رکھتی ہیں اور اُن کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتی ہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 289 تا 291)

پھر ایک موقعہ پر فرمایا۔

"خدا تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ ایک مومن کے ساتھی جب تک زندہ رہتے ہیں اور دین کی خدمت سرانجام دیتے ہیں مرنے والے کو اس حیثیت سے جس میں وہ مرا ثواب ملتا رہتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے یہ سبق دیا ہے کہ ایسے موقعہ پر جو شہادت پا جائیں ان کو زندہ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے شہید کی یہ تعریف کی ہے کہ وہ بہت جلد اعلیٰ مدارج حاصل کر لیتا ہے اس لئے نہیں کہ تھوڑی خدمت کے بدلہ میں اسے اعلیٰ مدارج حاصل ہو جاتے ہیں بلکہ اس لئے کہ تھوڑے دن خدمت کر کے وہ اسی راہ میں جان دے دیتا ہے اگر وہ زندہ رہتا تو اس کے نیک اعمال کا تسلسل جاری رہتا مگر خدا تعالیٰ نے اپنے منشاء کے ماتحت اسے توڑا اور اسے شہادت دے دی تا کہ بعد میں آنے والے زندہ رہیں اس وجہ سے خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینے والوں کے اعمال جاری رہتے ہیں"

(مشعل راہ جلد 1 صفحہ 64)

مُردہ نہ کہنے کی چار وجوہات

حضرت مصلح موعود سورۃ البقرہ کی تفسیر میں "اموات بل احیاء" کے چار معانی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"جو......شہید ہو گئے ہیں تم انہیں مُردہ مت کہو۔ وہ خدا تعالیٰ کے زندہ سپاہی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ ان کا ضرور بدلہ لے گا۔ چنانچہ اگر ایک صحابیؓ مارا گیا تو اُس کے مقابلہ پر مشرکوں کے پانچ پانچ آدمی مارے گئے۔ اور ہر جنگ میں کفار مسلمانوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہلاک ہوئے۔ سوائے جنگ اُحد کے کہ اس میں بہت سے مسلمان مارے گئے تھے مگر اُن کا بدلہ بھی اللہ تعالیٰ نے دوسری جنگوں میں لے لیا۔

دوسرے معنی محاورہ میں اس کے یہ ہوتے ہیں کہ جس شخص کا کام جاری رکھنے والے لوگ پیچھے باقی ہوں اُس کی نسبت بھی کہتے ہیں۔ مَامَاتَ کہ وہ مرا نہیں۔ اور مُردہ اُسے کہتے ہیں جو مرے اور اُس کا کوئی اچھا اور نیک قائم مقام نہ ہو۔ چنانچہ عبدالملک بادشاہ نے زہری کے ایک مدرسہ کا معائنہ کیا تو اس مدرسہ کے طلباء میں اصمعی بھی تھے جو بہت بڑے مشہور نحوی گزرے ہیں۔ بادشاہ نے اصمعی کا امتحان لیا اور اُس سے کوئی سوال پوچھا تو اصمعی نے اس کا نہایت معقول جواب دیا۔ بادشاہ نے اُس کا جواب سن کر خوش ہو کر زہری سے کہا کہ مَامَاتَ مَنْ خَلَفَ مِثْلَكَ کہ وہ شخص نہیں مرا جس نے ایسے لوگ پیچھے چھوڑے ہوں جیسا کہ تو نے چھوڑے ہیں۔ اس لحاظ سے اس آیت کے یہ معنے ہوں گے کہ یہ لوگ مُردہ نہیں کہلا سکتے کیونکہ جن کام کے لئے انہوں نے جان دی ہے اُس کے چلانے والے لوگ موجود ہیں......

تیسرے معنے محاورہ میں اس کے یہ ہوتے ہیں کہ وہ رنج وغم سے آزاد ہیں یعنی جس کا آخری حال یہ ہوا کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قتل کیا گیا اُسے اگلے جہان میں کیا دُکھ پہنچنا ہے۔ پس چونکہ وہ خوش وخرم ہیں اور اس زندگی سے اعلیٰ زندگی پا چکے ہیں اس لئے ان کو

مُردہ نہ کہو۔ کیونکہ موت غم کی حالت پر دلالت کرتی ہے۔ ورنہ قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد زندگی تو کافر و مومن سب کو ملے گی پس اُن کو مُردہ نہ کہنے سے یہ منشاء ہے کہ مردہ کہنے میں دُکھ کا مفہوم پایا جاتا ہے حالانکہ وہ سکھ میں ہیں اور اُن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے انعامات مل رہے ہیں پھر اُنہیں مُردہ کہنا کس طرح درست ہو سکتا ہے۔

چوتھے معنے اس کے یہ ہیں کہ شہید کو ایک اعلیٰ حیات مرنے کے بعد ہی مل جاتی ہے جبکہ دوسرے لوگوں کو عرصہ تک ایک درمیانی حالت میں رہنا پڑتا ہے۔ بعض حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ شہید تین دن کے اندر اندر زندہ ہو جاتا ہے اور اس کمال کو حاصل کر لیتا ہے جسے دوسرا شخص ایک لمبے عرصے میں حاصل کرتا ہے پس فرماتا ہے۔ ان لوگوں نے مر کر فوراً وہ زندگی حاصل کر لی ہے جس میں روح کو کمال حاصل ہو جاتا ہے۔ ورنہ عام زندگی میں تو سب لوگ شریک ہوتے ہیں حتیٰ کہ ابوجہل کو بھی وہ زندگی حاصل ہوگی اگر وہ زندگی اُسے حاصل نہیں تو وہ جہنم میں کیسے جائے گا۔ پس زندگی تو مومن اور کافر دونوں کو حاصل ہوگی۔ لیکن شہید چونکہ خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی زندگی دے دیتا ہے۔ اس لئے اُسے مرنے کے بعد ہی ایک اعلیٰ حیات مل جاتی ہے۔''

(تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 288-289)

فی سبیل اللہ دُکھ اُٹھانے والوں، اعلائے کلمہ حق کی خاطر اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اُسے قربان کر دینے کا بڑا اجر ہے۔ جو حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب سے لے کر آج تک ہمارے وہ پیارے حاصل کر رہے ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول اور جماعت احمدیہ کی خاطر اپنی جان نچھاور کر دی۔ لاریب یہ اُن تمام برکات اور فضلوں کے وارث ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن اور احادیث میں بیان فرمائیں۔ جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ اور ان کی قربانیوں کے طفیل الٰہی جماعتیں پنپتی، ترقی پاتی ہیں کیونکہ اُن کا خون الٰہی جماعتوں کے لئے کھاد کا کام کرتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

''انشاء اللہ تعالیٰ ان شہیدوں کا خون ضرور رنگ لائے گا اور لانے والا ہے''

(خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 514)

حضرت مسیح موعود ان کے بلند مرتبہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''ایسے لوگ اکسیر احمر کے حکم میں ہیں جو صدق دل سے ایمان اور حق کے لئے جان بھی فدا کرتے ہیں۔''

(تذکرۃ الشہادتین از روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 60)

پھر فرمایا۔

''شہید کا کمال یہ ہے کہ مصیبتوں اور دُکھوں اور ابتلاؤں کے وقت میں ایسی قوت ایمانی اور قوت اخلاقی اور ثابت قدمی دکھلاوے کہ جو خارق عادت ہونے کی وجہ سے بطور نشان کے ہو جائے۔''

(تریاق القلوب از روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 516)

پھر ایک موقعہ پر فرمایا

''اولیاء اللہ اور وہ خاص لوگ جو خدا تعالیٰ کی راہ میں شہید ہوتے ہیں وہ چند دنوں کے بعد پھر زندہ کئے جاتے ہیں''

(تذکرۃ الشہادتین از روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 57)

یہی وہ بلند مقام اور مرتبہ ہے۔ یہی وہ سکون والی زندگی ہے جو اللہ کی راہ میں قربان ہونے والے کو اُخروی زندگی میں ملتی ہے۔ اسی لئے تو جنت میں جانے کے بعد ان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ دوبارہ دنیا میں جائیں اور شہادت کا درجہ پائیں اور پھر انعامات کے وارث ٹھہریں۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہیں جو جنت میں داخل ہو کر دُنیا میں لوٹنا پسند کرے ماسوائے شہید کے۔ وہ دنیا میں لوٹنا پسند کرتا ہے تا دوبارہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے خواہ ایسا دس بار ہو کیونکہ وہ ایسا کرنے پر اپنا احترام وعزت دیکھتا ہے۔

(مشکوٰۃ کتاب الجہاد)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس مضمون کو ایک جگہ یوں بیان فرمایا ہے۔

''اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو فرماتا ہے کہ تمہاری آنکھیں اس بینائی سے جو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو عطا کی ہے محروم ہیں۔ تم کو کیا معلوم کہ (۔) کی فتح کی بنیاد اِنہی لوگوں کے ہاتھ سے رکھی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے جاتے ہیں۔ ہاں مارے جانے والے اس کو خوب سمجھتے ہیں کہ ہمارے (۔) ہونے سے (۔) کو کیا فائدہ ہوگا۔ چنانچہ حدیثوں میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ حضرت جابر بن عبداللہؓ کو دیکھا کہ وہ بہت افسردہ اور غمگین کھڑے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا تم کیوں غمگین ہو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والد اُحد کی جنگ میں مارے گئے ہیں اور انہوں نے اپنے پیچھے بہت بڑا عیال اور قرضہ چھوڑا ہے اِس لئے میں افسردہ ہوں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں خوشخبری نہ دوں کہ موت کے بعد تمہارے والد کے ساتھ کیا معاملہ ہوا۔ وہ خدا تعالیٰ کے سامنے جب زندہ ہو کر حاضر ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اُن سے خوش ہو کر بالمشافہ کلام کیا اور فرمایا۔ اے میرے بندے تو مجھ سے جو کچھ مانگنا چاہتا ہے مانگ میں تجھے دوں گا۔ انہوں نے عرض کیا حضور! میری صرف اتنی ہی خواہش ہے کہ میں پھر زندہ ہو کر دنیا میں جاؤں اور آپ کی راہ میں مارا جاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں ایسا کر تو سکتا ہوں مگر میں یہ قانون بنا چکا ہوں کہ جو ایک دفعہ مر جائے اُس کو دنیا میں واپس نہیں بھیجوں گا۔ (ترمذی جلد 2 ابواب التفسیر سورہ آل عمران) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ جو سچا ایمان لاتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ ہمارا مرنا قوم کو زندہ کرنے کا موجب ہو گا۔ اور آخرت میں بھی ہمارے لئے بہت بڑے ثواب کا موجب ہوگا اس لئے وہ موت کو کوئی خوف والی چیز نہیں سمجھتے۔ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دے کر بھی زندہ ہوتے ہیں۔''

(تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 291-292)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب آف شب قدر کے راہ مولیٰ میں جان نچھاور کرنے پر ایک تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ اس میں حضور نے راہ مولیٰ میں جان قربان کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق ملنے اور اس کے بالمقابل مخالفین کی تباہی کا ذکر بڑے لطیف انداز میں یوں فرمایا۔

''جو خدا کی راہ میں قربانی کرنے والے، خدا کی راہ میں غیر معمولی اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفا کے نمونے دکھانے والے لوگ ہیں ان کا ذکر اس دنیا میں بھی خیر کے ساتھ جاری ہوتا ہے بلکہ ملاء اعلیٰ میں بھی خیر کے ساتھ جاری ہوتا ہے اور آنے والی نسلوں میں ہمیشہ ہمیش کے لئے ان پر سلام بھیجے جاتے ہیں۔ پس زندگی اور موت تو ایک عام جاری و ساری سلسلہ ہے۔ خوش نصیب وہ ہوتے ہیں جن کو خدا کی راہ میں قربانیاں دیتے ہوئے، خدا کی راہ میں، خدا کی رضا کی خاطر، بڑے بڑے کارنامے سرانجام دیتے ہوئے موت آئے۔ اور ان اموات میں سب سے بلند تر وہ مرتبہ ہے جو شہید کا مرتبہ کہلاتا ہے...... وہ (شہداء) زندہ ہیں تمہیں علم نہیں کہ کیسے زندہ ہیں اور یہ کہ خدا کے حضور وہ رزق جن کی ان کو ضرورت ہے یعنی روحانی زندگی میں وہ ان کو عطا ہو رہا ہے یہ ان کے سوا کسی اور کے متعلق قرآن کریم میں بیان نہیں ہوا۔ پس اس پہلو سے ان کی خوش نصیبی اور ان کی سعادت غیر معمولی مقام رکھتی ہے اور بعد کی تاریخ بھی ہمیشہ ان کے ذکر کو زندہ رکھتی ہے اور زندہ رکھے گی...... حضرت صاحبزادہ عبداللطیف (۔) کی شہادت کا خون آج تک یہ ان کی قوم اس کی قیمت ادا کر رہی ہے اور اب تک اس خون کے داغ دھل نہیں سکے۔ مسلسل افغانستان پر ایک بلا کے بعد دوسری بلا نازل ہوتی ہے جو ان کی شہادت کے بعد سے شروع ہوئی اور یہ سلسلہ آج تک ختم نہیں ہو سکا۔ فیض نے کہا ہے۔ ؎

خون کے دھبے دھلیں گے کتنی برساتوں کے بعد

مگر بعض دفعہ شہادت کے خون اتنے پکے ہوتے ہیں اور بعض شہادتیں خصوصیت کے ساتھ ان کو شہید کرنے والوں کے خلاف اللہ کا غضب ایسا بھڑکاتی ہیں کہ خون کی برساتیں بھی مسلسل ہوتی رہتی ہیں اور وہ خون کے دھبے دھلتے نہیں، مزید خون کی طلب کرتے رہتے ہیں۔ اللہ رحم فرمائے افغانستان پر، ان کے دن بدلیں اور وہ اس طرح بدل سکتے ہیں کہ افغان قوم کی توجہ احمدیت کی طرف ہو اور وہ اپنی سابقہ کوتاہیوں اور غفلتوں کی اللہ تعالیٰ سے نیک اعمال کے ذریعے معافی مانگیں اور ایمان لا کر معافی مانگیں۔ اس کے بغیر افغانستان کی تقدیر سدھرتی ہوئی دکھائی نہیں دیتی...... اب پاکستان کے علاقہ میں جو یہ واقعہ گزرا ہے۔ یہ بھی اس علاقے کے لئے اس لحاظ سے بدشگون ہے اگرچہ احمدیت کے لحاظ سے ایک بہت ہی عظیم شہادت کا اضافہ ہے جو ہماری تاریخ کو اور بھی زیادہ خوبصورت اور دلکش اور عظیم بنا دے گا اور ہمیشہ آسمان شہادت پر ان کی شہادت بھی نمایاں خوبصورت حروف میں لکھی ہوئی دکھائی دے گی......

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کی اولاد کو دیکھ لیں آج دنیا میں ہر جگہ بڑے بڑے مناصب پر بڑی بڑی اعلیٰ علمی فضیلت کے مقامات تک پہنچی ہوئی اولاد ہے۔ کئی علم کے پہلوؤں سے انہوں نے ترقی کی ہے اور دنیا کی نعمتوں سے بھی خدا نے ان کو کسی پہلو سے محروم نہیں رکھا۔ ساری دنیا میں بڑی عزت کے ساتھ پھیلایا ہے۔ ان کے متعلق ان کے ایک عزیز نے جو پشاور میں رہتے ہیں انہوں نے مجھے ایک دفعہ لکھا کہ جس علاقہ میں ہمارا خاندان ہے وہ لوگ جو احمدیت سے الگ ہیں، الگ رہے ہیں اس وقت یا بعد میں چھوڑ گئے، ان کا کوئی بھی حال نہیں۔ نہ دین نہ دنیا کوئی حیثیت باقی نہیں رہی۔ جو عزتیں عطا ہوئیں ہیں وہ اسی خاندان کو ہوئی ہیں جو حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید کی اولاد تھی اور اولاد در اولاد تھی تو اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ایک سچا وعدہ ہے۔ اس میں ادنیٰ بھی شک نہیں ہے کہ دنیا میں بھی شہداء کی اولاد کے ساتھ اللہ تعالیٰ غیر معمولی رحمت اور شفقت کا سلوک فرماتا ہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 26 مئی 1995ء)

پھر فرمایا۔

''پس یہ ہے وہ شہادت کا مضمون جس کو قرآن کریم کے بیان کے مطابق عظیم الشان نعمتوں میں سے ایک نعمت قرار دیا گیا ہے پس یہ نعمتیں اگر چودہ سو سال کے بعد پھر ہمارے مقدر میں لکھ دی گئی ہیں تو میں آپ کی طرف سے اور اپنی طرف سے، ساری جماعت کی طرف سے خدا کے حضور یہی عرض کرتا ہوں کہ لبیک اللھم لبیک اے خدا! تو.......... اور اپنی آواز کے جواب میں پکار کو قبول کرنے والوں میں سے پائے گا۔ انکار کرنے والوں میں سے نہیں پائے گا۔''

(خطبات طاہر جلد 5 صفحہ 359-360)

پس آج وہی یادیں تازہ ہو رہی ہیں۔ خون سے دین حق کی آبیاری ہوئی اور آج ہم اور آئندہ ہماری نسلیں اس کا میٹھا پھل کھاتی رہیں گی۔ اس طرح آج بہایا ہوا خون کبھی رائیگاں نہیں جائے گا۔ اس سے احمدیت کی آبیاری ہو رہی ہے اور آئندہ تا قیامت ہوتی رہے گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب امریکہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

''دنیا میں جتنی ترقیات احمدیت کو نصیب ہو رہی

باقی صفحہ 5 پر

ابن کریم

وقف عارضی کی مسحور کن یادیں

وہ وجود جو نوافل میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں قرب خداوندی میں بھی بڑھتے چلے جاتے ہیں۔اس قرب خداوندی کا اظہار تائید ونصرت الٰہی سے نظر آتا ہے جو باتیں دوسرے لوگ صرف تحریری طور پر پڑھتے ہیں ہم ان کی عملی تفسیر ایسے وجودوں میں دیکھتے ہیں جن سے خدا خوش ہو جاتا ہے ایسا خوش ہوتا ہے کہ گویا ان کے ہاتھ ہو جاتا ہے جن سے وہ کام لیتے ہیں اور ان کی زبان ہو جاتا ہے جن سے وہ احکامات الٰہیہ کی تشریح اور تعبیر فرماتے ہیں۔

وقف عارضی بھی ایک ایسی ہی للٰہی تحریک ہے جو خدا کے ایک موعود خلیفہ کے مبارک منہ سے نکلی ہوئی ہے جس نے پون صدی سے دنیا میں بسنے والے احمدیوں پر حیرت انگیز اثرات ڈالے ہیں۔خصوصاً اگلی نسلوں پر اس کے جو مثبت اثرات پڑے ہیں گویا وہ بیج کا رنگ رکھتے ہیں اور پھر وہ بیج بڑے بڑے پھلدار درخت بنتے چلے گئے۔

میرے دادا صوفی عبدالعزیز صاحب کاٹھ گڑھی مرحوم اکثر و بیشتر گھر میں ذکر کیا کرتے تھے کہ تحریک شدھی کے دوران سیدنا حضرت مصلح موعود کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ایک مہینہ کے لئے وقف پر گئے تھے۔ بتایا کرتے تھے پورا مہینہ خود کھانا تیار کرتے تھے۔تنگی ترشی کے باوجود خلیفۃ المسیح کی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ وسائل کی کمی کا یہ حال تھا کہ ایک پلیٹ تھی اسی میں آٹا جو گھر سے لے کر گئے تھے گوندھتے اور پھر اسی پلیٹ کو چولہے پر الٹا کر رکھ لیتے اور اس پر روٹی پکا لیتے۔ فرمایا کرتے سارا مہینہ ایک روپیہ پر گزارہ کیا۔مگر دین کی خدمت کی توفیق ملی۔ ہندوؤں میں کلمہ حق کی سعادت ملی۔

بہرحال میں بات کر رہا تھا وقف عارضی کی برکات کے حوالے سے۔ میرا بچپن خوشاب سے 28 میل دور تھل کے علاقے چک T.D.A/2 اپنے آبائی گاؤں میں گزرا ہے۔اس وقت جبکہ میں زندگی کی 46 بہاریں دیکھ چکا ہوں بچپن کی گزری ہوئی ان دلچسپیوں کی طرف جب ذہن جاتا ہے جن کی یاد اور خوشبو سے اور روحانی بالیدگی سے روح واقعی معطر ہو جاتی ہے تو وہ دو نہایت مخلص واقفین عارضی کی نہایت محنت اور حکمت سے سکھائی ہوئی نیکی کی وہ باتیں ہیں جو میری زندگی کا حصہ بن چکی ہیں۔

اور پھر عملی زندگی میں اتنی برکتیں سمیٹی ہیں کہ جن کا شمار ہی ممکن نہیں۔ دراصل اس نشست میں ان یادوں کا تذکرہ مقصود ہے۔ بہت بچپن کے زمانے کی بات ہے غالباً اس وقت میری عمر تقریباً چھ سات سال ہوگئی ہمارے گاؤں میں ایک بزرگ مکرم جلیل احمد خان صاحب کاٹھگڑھی ربوہ سے وقف عارضی کے لئے تشریف لائے۔ انہوں نے نمازوں کے سلسلہ میں عجیب انداز سے بیداری کی ایک نئی لہر پیدا کر دی سارے گاؤں کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو روزانہ نماز فجر سے پہلے صلِ علیٰ کے لئے راغب کیا۔ مجھے یاد ہے میں بہت چھوٹا سا تھا مگر شوق کے ساتھ صل علیٰ کے لئے باقاعدگی سے اٹھنا یاد ہے۔ بچے بچے ہی ہوتے ہیں ان کی ترغیب بھی نرالی تھی انہوں نے ایک لفافے میں چھوٹی چھوٹی ٹافیاں اسی زمانے میں تو اس کو ہم ''مچھیاں'' کہا کرتے تھے۔بس چنے کے برابر یا اس سے تھوڑی بڑی ہوا کرتی تھی مگر سچ جانیئے صبح صبح منہ اندھیرے اٹھنے میں ممد و معاون وہ ایک چھوٹی ٹافی بھی ہوا کرتی تھی۔مگر خدا گواہ ہے کہ اس ظاہری میٹھے کا اثر تو اسی وقت ختم ہو جاتا تھا مگر درود شریف پڑھتے ہوئے نماز فجر کے لئے آنا یہ زندگی کا لازمہ بن گیا اور اب تو بات یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ میں نے تازہ نعت ہی اس طرح کہی ہے میری ورد زبان ہے یہی اک کلام اس پہ لاکھوں درود اور کروڑوں سلام ۔خدا کے فضل و رحم کے ساتھ بعد میں ربوہ رہائش کی سعادت نصیب ہوئی تو یہ میرا روزانہ کا معمول رہا کہ صل علیٰ کرتے ہوئے بیداری کرواتے ہوئے نماز کے لئے جاتا رہا۔ پھر میدان عمل میں جہاں بھی گیا میرا تعارف صل علیٰ والے مربی صاحب کے طور پر ہوتا رہا۔ میری پہلی تقرری جشن تشکر والے سال یعنی 1989ء میں اونچا مانگٹ حافظ آباد میں ہوئی وہ علاقے کی بڑی جماعت ہے اور دنیوی نقطہ نگاہ سے بھی بہت بڑا گاؤں ہے۔ وہاں میرا روزانہ کا معمول یہی تھا سارے گاؤں میں صبح نماز فجر سے پہلے صل علیٰ کرتے ہوئے چکر لگاتا۔ کرتے کرتے بہت سارے اطفال خدام اس سحر میں گرفتار ہوتے چلے گئے بعد میں جب بھی وہ چھوٹے بچے جو بڑے ہو چکے تھے مجھے ملتے تو صل علیٰ کا تذکرہ ضرور کرتے اور کہتے ہیں صل علیٰ کی برکت سے ہمیں بھی نہ صرف نمازوں کی طرف توجہ ہوئی بلکہ دوسروں کو بھی نماز کے لئے ترغیب دلانے کا عجیب خوبصورت اور موثر انداز مل گیا بڑے ہی محبت اور تشکر سے جب وہ ذکر کرتے تو مجھے جلیل خان صاحب کاٹھگڑھی مرحوم یاد آ جاتے جنہوں نے وقف عارضی کے دوران ایک دل میں یہ شمع جلائی تھی پھر اس سے چراغ سے چراغ جلتے چلے گئے اور آئندہ بھی جلتے چلے جائیں گے۔

دوسرا بھی ایک بڑا ہی مؤثر اور روشن پہلو وقف عارضی کی برکت کا تقریباً اسی عمر ہی کے حصے کا مجھے یاد ہے۔محترم شیخ سجاد احمد صاحب مربی سلسلہ ان دنوں جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم تھے اور ہمارے ہاں وقف عارضی کے لئے تشریف لائے تھے۔آپ نے بھی بڑوں کو نمازوں، قرآن کریم اور دوسری دینی سرگرمیوں کے ساتھ ہم اطفال کو قرآن کریم اور رسول اکرم ﷺ کی دعائیں یاد کروانا شروع کر دیں قرآن کریم کی ان دعاؤں کو بنیاد بنایا جو نماز میں بھی پڑھی جاتی ہیں اس ترکیب کے ساتھ نماز یاد کرنا آسان ہوگئی اور پھر رسول اکرم ﷺ کی ان دعاؤں کو یاد کروانا شروع کیا جو ہمارے ہاں روزمرہ پڑھی جاتی ہیں اور پڑھی جانی ضروری ہیں۔مثلاً بیت میں آنے اور جانے کی دعا اور پھر نماز کے وقت وہاں کھڑے ہو کر آتے جاتے دھروانی کہ بتاؤ آتے ہوئے کونسی دعا پڑھتے ہیں اور پھر اسی طرح جاتے ہوئے بھی اور مجھے یاد ہے کہ رات کو سونے والی دعا اور صبح بیداری والی دعا۔کھانے سے پہلے کی دعا اور کھانا کھانے کے بعد کی دعا۔ قضائے حاجت اور اس سے فراغت کی دعا اور پھر دعائے قنوت بھی اس عمر میں اچھی طرح یاد کروا دی گئی۔غرضیکہ متعدد دعائیں جو خدا کے فضل و کرم سے اسی عمر سے زندگی کا حصہ ہیں اور یقین جانیئے ان کی قبولیت پر میری زندگی کا ایک ایک لمحہ گواہ ہے اور پھر یہ بھی ایک دلچسپ پہلو ہے جو بیان کے قابل ہے کہ وہ وقف عارضی پر آنے والے خدمت دین کرنے والے مخلص خادم سلسلہ ضرور یاد آ جاتے ہیں۔ یقیناً ان کی سکھائی ہوئی دعائیں جب پڑھی جاتی ہیں تو ان کو بھی اس کی برکت پہنچتی ہوگی۔

یہ تو ایک یقینی اور قطعی بات ہے کہ ایسی اچھی باتیں اور عادتیں ہمارے معاشرے کا حصہ ہیں۔جس طرح سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا ہے جو کچھ ہوگا دعاؤں سے ہوگا اور پھر خلفاء سلسلہ اس تحریک کو مہمیز دیتے رہتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے ہاں ہر چھوٹا بڑا دعاؤں سے سہارا بھی لیتا ہے اور دعاؤں کے حصار میں بھی آ جاتا ہے۔ مجھے اس ریڑھی والے مخلص احمدی کی بات نہیں بھولتی وہ کہنے لگا کہ میرے تربوز سرخ ہی نکلتے ہیں کیونکہ میں سارا دن درود شریف پڑھتا رہتا ہوں۔

ایک دن ہمارے مدرسہ کے قریب سے گزرتے ہوئے ایک رکشہ والے دوست مجھ سے پوچھنے لگے مربی صاحب وہ جو حضرت خلیفہ رابع نے رمضان میں استغفار کی دعا سکھائی تھی وہ ذرا مجھ سے سن لیں مجھے کچھ بھولتی ہے تا کہ میری تصحیح ہو جائے میں نے انہیں بتایا کہ حضور نے سید الاستغفار اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی ....سکھایا تھا۔وہ کہنے لگے ہاں ہاں بالکل یہی اور میں نے دیکھا کہ اس رکشہ والے دوست کی آنکھیں خوشی سے چمکنے لگ گئیں چہرہ کھل اٹھا گویا اسے کوئی گمی ہوئی چیز مل گئی۔

دعاؤں کے حوالہ سے یاد آیا کہ چند ماہ پیشتر میں شام کو واک کرتے ہوئے دار النصر کی طرف سے آ رہا تھا ایک سائیکل پر پاس سے گزرتے ہوئے ایک دوست جو محنت مزدوری کر کے گھر لوٹ رہے تھے بڑی درد اور سوز سے ربنا افرغ علینا صبراً پڑھتے جا رہے تھے مجھے یہ منظر بہت بھلا لگا میں نے انہیں آواز دی اور انہیں بڑی محبت سے ملا اور کہا آپ مجھے بھی دعاؤں میں یاد رکھیں اور میں نے پوچھا آپ کتنی دفعہ یہ دعا پڑھ لیتے ہیں۔ کہنے لگے ہمارے پیارے آقا نے جن دعاؤں کا ارشاد فرمایا ہوا ہے میرا تو روزانہ کا معمول ہے کہ میں ان دعاؤں کو پڑھتا رہتا ہوں اور یہ دعا جو ابھی میں پڑھ رہا تھا اس کو میں آج 45 دفعہ پڑھ چکا ہوں۔ اگر انسان دعائیں یاد کر لے اور ان دنوں میں بآسانی ہم یاد بھی کر سکتے ہیں اور جب زبانی یاد ہو جائیں تو پڑھنی آسان بھی ہو جاتی ہیں۔ میرا اپنا معمول ہے واک کرتے ہوئے خصوصاً بعض دفعہ قرآن کریم میں بیان فرمودہ وہ تمام دعاؤں میں سے گزر جاتا ہوں سورۃ فاتحہ سے لے کر سورہ الناس تک اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے حق میں وہ دعائیں مانگتا ہوں اسی طرح بزرگان سلسلہ، اساتذہ کرام اور پھر درجہ بدرجہ تمام خدمت کرنے والوں حتیٰ کہ جماعت کے ڈرائیور چوکیداران غرضیکہ ہر طرح کی خدمت کرنے والے اور خدمت کے لئے تیار ہونے والے طلباء جامعہ احمدیہ کے حق میں اور پھر اپنے لئے اور اپنے بیوی بچوں کے حق میں مانگتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم ان دنوں میں زیادہ سے زیادہ ان روایات کو اپنے ذہن میں محفوظ کر کے پھر سارا سال بلکہ ساری زندگی ان سے فیض پانے کی توفیق پاتے رہیں۔

بقیہ صفحہ 4

ہیں انہی (قربان ہونے والوں) کے خون کے قطرے ہیں۔اور اے مظفر کے شعلہ حیات کو بجھانے والو! تم نے تو اسے ابدی زندگی کا جام پلا دیا۔زندگی اس کے حصہ میں آئی اور موت تمہارے مقدر میں لکھی گئی۔''

(الفضل 28 ستمبر 1999ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

''یاد رکھنا چاہئے کہ احمدیت کی راہ میں بہایا ہوا یہ خون تو کبھی ضائع نہیں جاتا۔اللہ تعالیٰ نے تو اس طرح جان قربان کرنے والوں کو زندہ کہا ہے۔پس جو اللہ تعالیٰ کی خاطر مرتے ہیں وہ زندہ ہیں اور ہمیشہ زندہ رہیں گے اور ان کے دشمنوں سے اللہ تعالیٰ خود ہی بدلہ بھی لے گا۔انشاء اللہ تعالیٰ (۔) کا خون کبھی رائیگاں نہیں جاتا۔اللہ تعالیٰ ظالموں کو کیفر کردار تک پہنچائے''

(خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 437-438)

مکرم چوہدری غلام سرور وڑائچ صاحب کا ذکر خیر

مکرم فرید احمد بھٹی صاحب

مکرم ومحترم چوہدری غلام سرور وڑائچ صاحب ولد مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب وڑائچ صاحب یکم ستمبر 2009ء کو 61 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم بے پناہ خوبیوں کے مالک، نہایت شریف النفس، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خاکسار آنحضرت ﷺ کے ارشاد مبارک "اذکروا محاسن موتاکم" (ترمذی کتاب الجنائز) کہ اپنے وفات یافتگان کی خوبیوں کا ذکر کیا کرو کے تحت مکرم صدر صاحب کی بعض خوبیوں کا ذکر کرنا چاہتا ہے۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے دعا گو اور بزرگ وجود تھے نماز باجماعت کا التزام کرنے والے تھے، باوجودیکہ وفات سے چند ماہ قبل گھٹنوں میں شدید درد کی شکایت ہوئی ہمیشہ نماز باجماعت کی ادائیگی کے لئے بیت الذکر میں تشریف لاتے، اسی طرح اپنی راتوں کو تہجد سے سجاتے، اگر کوئی دعا کے لئے کہتا تو بڑے الحاح اور توجہ کے ساتھ اس کے لئے دعا کرتے۔

مرحوم انفاق فی سبیل اللہ کے میدان میں بھی نمایاں قربانی کرنے والے تھے باقاعدگی کے ساتھ چندہ ادا کرتے، مرحوم موصی تھے جب بھی کہیں سے کوئی اضافی آمدن ہوتی تو پہلے آ کر چندہ ادا کرتے، ایک موقعہ پر حصہ آمد کی ادائیگی کرنے کے بعد فرمانے لگے، میں نے ایک جانور فروخت کیا ہے ابھی اس کی رقم نہیں ملی گھر میں پیسے پڑے ہوئے تھے میں نے کہا پہلے خدا کا حصہ دے آؤں۔ مرحوم ٹیچر تھے تقریباً سوا سال ہوا ریٹائر ہوئے تھے۔ اکثر کہا کرتے تھے کہ جب ریٹائر ہوا تو دل میں اضطرار کی کیفیت پیدا ہوئی کہ اب چندہ میں کمی ہو جائے گی لیکن اللہ نے محض اپنے فضل سے دیگر ذرائع سے آمدنی سے نوازا جس کے نتیجہ میں ریٹائرمنٹ کے اگلے سال ان کے چندہ کی ادائیگی زیادہ تھی۔ اس بات بڑی خوشی کا اظہار فرمایا کہ میرے مولیٰ نے میری دلداری فرماتے ہوئے چندے میں کمی نہیں ہونے دی۔ فصل پکنے کے بعد گھر لانے سے پہلے کسی غریب کو ضرور اس میں سے کچھ نہ کچھ دیتے اور پھر گھر میں لاتے۔

مرحوم کی زندگی نظام خلافت اور خلیفہ وقت سے بے انتہا عقیدت اور والہانہ عشق سے عبارت تھی۔ اکثر خلفائے احمدیت کا ذکر کرتے ہوئے آپ کی آواز شدت جذبات سے بھرا جاتی، ہر میٹنگ اور اجلاس میں خلافت سے محبت اور خلیفۂ وقت کی اطاعت کی طرف سے لازماً توجہ دلاتے، حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو باقاعدگی سے خط لکھتے، جماعت میں جو بھی بیمار ہوتا یا تکلیف و مصائب کا شکار ہوتا، یا وفات پا جاتا تو اس کے لئے دعائیہ خط حضور کی خدمت اقدس میں لکھتے۔ خط کے جواب میں جب بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی پیغام یا سلام آتا تو اس کے گھر جاتے اور حضور کا پیغام وسلام پہنچاتے، پھر میں نے صدر صاحب مرحوم کی یہ خوبی دیکھی کہ ہمارے معاشرے میں اکثر مجالس میں سیاست یا دنیاوی امور کی باتیں ہوتی ہیں۔ لیکن آپ ہمیشہ مجالس میں آنحضرت ﷺ آپ کے صحابہ، حضرت مسیح موعود، خلفاء احمدیت اور بزرگان احمدیت کا ذکر کرتے اور ان کے مختلف واقعات اور ارشادات سناتے۔ وفات سے قبل بھی حضور انور کی خدمت میں مسلسل دعائیہ خطوط لکھتے رہے، ہمیشہ خلیفہ وقت کے ارشاد پر سب سے پہلے عمل کرتے اور پھر مجلس عاملہ اور افراد جماعت کو اس طرف توجہ دلاتے۔

مرحوم مرکزی مہمانوں کا بہت خیال رکھتے، خاکسار کو تقریباً 8 ماہ بطور مربی سلسلہ آپ کی صدارت میں کام کرنے کا موقعہ ملا۔ ہمیشہ بڑے پیار اور شفقت کا سلوک کرتے، مرحوم حالانکہ بڑے صائب الرائے تھے مگر آپ ہمیشہ ہر معاملے میں مشورہ لیتے اور اس پر عمل بھی کرتے۔ آپ کی بے پناہ محبت واحترام دیکھ کر اپنی کم مائیگی کا احساس ہوتا کہ ''من آنم کہ من دانم'' لیکن آپ کی یہ ساری محبتیں اور شفقتیں اس لئے تھیں کہ خاکسار مرکزی نمائندہ ہے۔ واقف زندگی کی تمام ضرورتوں کا خیال رکھنے اور اس کی خدمت کرنا اپنے لئے اعزاز سمجھتے۔ آپ اکثر اس بات کا ذکر کیا کرتے کہ بچپن سے ہی میری عادت تھی کہ جو بھی مرکز کی طرف سے نمائندہ آتا اس کی خدمت کرتا اور اس کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت گزارتا اسی حوالے سے وہ جماعت کے کئی بزرگوں کا ذکر کرتے اور ان کے واقعات سنایا کرتے تھے۔ مرکزی مہمانوں کا بڑا احترام کرتے اور ان کے آرام وسکون کا خیال رکھتے۔ ایک دفعہ خاکسار میٹنگ سے واپس آیا تو شدید گرمی تھی مکرم صدر صاحب مرحوم مجھے بیت الذکر کے گیٹ پر ملے بڑی محبت اور شفقت سے فرمانے لگے کہ مربی صاحب آپ جب میٹنگ پر جایا کریں تو کار کرایہ پر لے جایا کریں اور کرایہ مجھ سے لے لیا کریں۔ میں نے کہا کہ صدر صاحب اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کی نیت کی جزا عطا فرمائے۔

مہمان نوازی آپ کا بنیادی وصف تھا حالانکہ آپ کی اولاد نہیں تھی، مگر اس کے باوجود آپ کی یہ کوشش ہوتی کہ مہمان نوازی آپ کے گھر سے ہو، جب بھی گھر جانے کا موقعہ ملا نہایت ہی پُرتکلف انداز میں مہمان نوازی کرتے۔ جو بھی جماعتی کام کے لئے آتا پہلے اسے گھر میں بٹھاتے مہمان نوازی کرنے کے بعد اس کی آنے کی غرض پوچھتے بیماری کے ایام میں جب بھی کوئی آپ کی عیادت کے لئے جاتا تو آپ باوجود بار بار منع کرنے کے اس کی خاطر مدارت کرتے۔

غرباء کا بہت خیال رکھتے ان کی ادنیٰ ادنیٰ ضرورتوں کو مدنظر رکھتے، حقیقۃ الوحی کے مطالعہ کے لئے کتابیں منگوائیں تو زائد ادائیگی کرتے ہوئے فرمایا۔ جو دوست کتابیں نہیں خرید سکتے تو انہیں میری طرف سے لے دیں۔ جو بھی جماعتی کام یا کسی اور غرض کے سلسلے میں آتا تو خندہ پیشانی سے پیش آتے اور بڑے احسن رنگ میں اس کی راہنمائی فرماتے، اگر بچہ بھی تصدیق کے لئے کوئی درخواست یا کوئی فارم دیتا تو بڑے پیارے کے ساتھ اس سے لے کر فرماتے۔ بیٹا اگلی نماز پر میں دستخط اور مہر لگا کر لے آؤں گا اور پھر اگلی نماز پر اسے دیتے اگر وہ نہ آتا تو اس کے گھر بھجوا دیتے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو مختلف حیثیتوں سے جماعت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی دو دفعہ قائد خدام الاحمدیہ مجلس رہے، 1983ء تا 1998ء صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی 2007ء میں پھر صدر منتخب ہوئے اور وفات تک بڑے اخلاص و وفا اور محنت سے اس خدمت کو انجام دیتے تھے۔ مرحوم ٹیچر تھے اور 2008ء میں ریٹائر ہوئے تھے بارہا اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ ریٹائرمنٹ کے بعد میں احسن رنگ میں اس خدمت کو سرانجام دے سکوں گا۔

وفات سے دو ماہ قبل کندھے میں درد کی شکایت ہوئی ٹیسٹ کروانے پر عارضہ قلب کی تشخیص ہوئی۔ ڈاکٹروں نے بائی پاس کا مشورہ دیا۔ چند دنوں کے اندر ہی آپریشن کی تاریخ مل گئی۔ بیماری کے ایام میں مسلسل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو دعائیہ خطوط لکھتے رہے نیز بزرگان جماعت کو بھی خطوط لکھے۔ آپریشن کے لئے لاہور روانگی سے قبل احباب جماعت سے بڑے پیار اور محبت سے ملے اور انہیں دعا کی درخواست کرتے رہے، صدر صاحب کی لاہور روانگی کے وقت کسی کے ذہن میں بھی یہ بات نہ تھی کہ یہ ہماری صدر صاحب سے آخری ملاقات ہے۔ آپریشن کیا گیا لیکن آپریشن کے دوران کسی پیچیدگی کی وجہ سے مکرم صدر صاحب ہوش میں نہ آئے اور آخر دس دن بے ہوش رہنے کے بعد رمضان المبارک کے مقدس مہینہ میں مورخہ یکم ستمبر 2009ء کو اپنے مولیٰ کریم کے حضور حاضر ہو گئے۔ آپ کی وفات پر ہر دل سوگوار اور ہر آنکھ اشکبار تھی۔ آپ کی میت پہلے لاہور سے قلعہ کالر والا لائی گئی جہاں احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد نے آپ کا جنازہ پڑھا اس کے بعد آپ کی میت ربوہ لے جائی گئی جہاں بعد از نماز مغرب مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے دعا کروائی۔

مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیوہ اور تین بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور انہیں آپ کی نیکیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور مرحوم صدر صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ (آمین)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کیا ہی سچ فرمایا۔

دنیا بھی اک سرا ہے بچھڑے گا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے
شکوہ کی کچھ نہیں جا یہ گھر ہی بے بقا ہے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

وقف عارضی کی برکات

مکرم افتخار احمد ایاز صاحب نے دسمبر، جنوری 1967ء میں تنزانیہ میں تین ہفتے وقف عارضی میں گزارے۔ وہ لکھتے ہیں کہ قرآن کریم پڑھانے کا انتظام کیا گیا جس سے احباب میں قرآن کریم پڑھنے اور ان کا ترجمہ سیکھنے کا خاص شوق پیدا ہو گیا۔ نماز مغرب سے پہلے حدیث اور نماز کے بعد ملفوظات کا درس دیا جاتا رہا۔ نماز باجماعت کی تلقین کی گئی۔ چنانچہ جمعہ کی حاضری تیس افراد تک پہنچ گئی۔ ماہانہ چندہ جات باقاعدہ ادا کرنے کی تحریک کی گئی۔ ملکی اور غیر ملکی احباب میں جذبۂ اخوت کو بیدار کیا گیا۔ زبانی اور لٹریچر کے ذریعہ پیغام حق پہنچایا گیا۔ تعمیر بیت کی نگرانی اور کام میں عملاً حصہ بھی لیتا رہا۔ دوپہر کا کھانا بیت کی تعمیر کے مقام پر خود پکا کر کھاتا اور ایک دو مزدور جو کام پر ہوتے انہیں بھی بلا کر کھلاتا۔ اس کھانے کا جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے خود پکا کر کھاتا تھا خاص ہی لطف تھا جو گھر کی سہولت میں میسر نہیں ہوتا۔

مکرم منیر احمد صاحب ننگلی نے وقف عارضی کا عرصہ بکنگھم میں گزارا وہ لکھتے ہیں:۔

میں نے حضور کی اس تحریک کو اپنی ذاتی اصلاح، جماعتی بہتری اور دعوت الی اللہ کے لئے بڑا ہی مفید و بابرکت پایا۔ ہر کام دعا سے شروع کیا۔ نماز باجماعت پڑھانے کا موقع ملا نماز تہجد پڑھنے کی بھی سعادت نصیب ہوئی۔ قرآن کریم پڑھنے اور سیکھنے کے لئے تعلیم القرآن کلاس کا اجراء کیا 7 بچے غیر از جماعت دوستوں کے شامل ہیں۔ اتوار کو یوم دعوت الی اللہ منایا گیا اور 15 احباب تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ نماز باجماعت کی پابندی، خلافت سے وابستگی، خدمت خلق کی اہمیت بیان کی گئی۔ قرآن کریم اور ملفوظات کا درس دیا جاتا رہا۔ لجنہ اور خدام الاحمدیہ میں تقاریر کی گئیں مجھے خطرہ تھا کہ باہر رہنے سے شائد میرے گھر میں مشکل پیدا ہو یا کاروبار متاثر ہو۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے میرے کاروبار پر اچھا اثر پڑا۔ مجھے اصلاح نفس کا موقع ملا اور اپنے اندر ایک نیا تغیر محسوس کیا۔ الغرض یہ عرصہ میری زندگی کا اچھا ہفتہ تھا۔''

(الفضل 29/اپریل 1968ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

۞ مکرم منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر دارالضیافت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم عمر مسعود صاحب جرمنی ابن مکرم ملک مسعود انور صاحب شمالی ربوہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ نور الصباح صاحبہ بنت مکرم رانا حمید انور صاحب آف تربیلا بعوض آٹھ ہزار یورو حق مہر پر مورخہ یکم مارچ 2010ء کو مکرم محمد یونس خالد صاحب مربی سلسلہ نے کیا۔ مکرم عمر مسعود صاحب والدین کی جانب سے رفقاء حضرت مسیح موعود حضرت شیخ محمد حسین صاحب قانون گو، حضرت ڈاکٹر ظفر حسن صاحب اور حضرت صوفی غلام محمد صاحب مربی ماریشس کی نسل سے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے ہر جہت سے بہت ہی بابرکت فرمائے۔ آمین

ولادت

۞ مکرم عبدالمجید زاہد صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ کنری تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم عطاء الحبیب زاہد صاحب اور بہو مکرمہ ھبۃ الشافی صاحبہ آف سڈنی آسٹریلیا کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 26 فروری 2010ء کو پہلا بیٹا عطا کیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کو فاران زاہد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اور حضرت اکبر علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین

ولادت

۞ مکرم فیاض احمد صاحب بلوچ معلم وقف جدید چک نمبر 38 جنوبی ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے دو بیٹیوں کے بعد مورخہ 16 فروری 2010ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچے کا نام حضور انور نے ازراہ شفقت مونس احمد عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین

تقریب آمین

۞ مکرمہ بشریٰ طاہرہ صاحبہ دارالصدر شمالی انوار ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے میرے نواسے اقدس انعام اللہ ولد مکرم انعام اللہ طاہر صاحب لندن نے ساڑھے چار سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچے سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت عزیزم کی والدہ مکرمہ ھبہ انعام صاحبہ نے حاصل کی ہے۔ بچہ مکرم ڈاکٹر محمد نواز صاحب مرحوم سابق امیر ضلع اوکاڑہ کا پوتا اور مکرم عزیز اللہ سیال صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو قرآن کریم سمجھنے اور ہمیشہ اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

۞ مکرم رانا نصیر احمد صاحب دارالفتوح غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم رانا نثار احمد صاحب جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 25 فروری 2010ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام رانا صندل امیر خاں تجویز ہوا ہے۔ جو مکرم رانا مقبول احمد صاحب کا نواسہ اور مکرم رانا نذیر احمد صاحب کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قرۃ العین اور جماعت کیلئے نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم ظفر اقبال بھٹی صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں۔ کمر میں شدید درد رہتا ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم سلیم احمد کاشف صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی اہلیہ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم ڈاکٹر کیپٹن یحییٰ صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے والد محترم شیخ عبدالماجد صاحب بیمار ہیں چل پھر بھی نہیں سکتے۔ گھٹنے میں تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

۞ مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ امۃ الرافع صاحبہ کا بائی پاس آپریشن 6 مارچ 2010ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوگیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور صحت وسلامتی والی فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ صاحب قائد اشاعت مجلس انصار اللہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ماسٹر محمد صدیق شمس صاحب ولد مکرم میاں نبی بخش صاحب مرحوم بھاڑہ تحصیل کوٹ مومن مورخہ 26 فروری 2010ء کو بعمر 77 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ بھاڑہ جماعت کے لمبا عرصہ تک صدر جماعت رہے نیز امیر حلقہ کے طور پر بھی خدمات سرانجام دیں۔ بطور ٹیچر 42 سال پڑھاتے رہے۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے بیت مبارک میں پڑھائی اور مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ نے تدفین کے موقع پر دعا کروائی۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ 2 بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ ان کے دو پوتے آصف اویس احمد اور عاطف اظہر احمد اور ایک نواسہ عبدالوہاب جامعہ احمدیہ میں پڑھ رہے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے داخلہ جات میں توسیع

۞ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی نے بہار سمسٹر 2010ء کے داخلہ جات کی تاریخ میں 20 مارچ 2010ء تک توسیع کر دی ہے۔ جو طلبہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں داخلہ کے خواہشمند ہیں وہ اس سے قبل اپنا داخلہ فارم پُر کر کے یونیورسٹی بھجوادیں۔ مزید معلومات کیلئے www.aiou.edu.pk پر رابطہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

اعلان دارالقضاء

مکرم محمد ادریس صاحب ترکہ

مکرم محمد یعقوب امجد صاحب (مرحوم)

۞ مکرم محمد ادریس صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم محمد یعقوب امجد صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 11/15 دارالنصر برقبہ 10 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ خاکسار اپنے والدین کی واحد اولاد ہے اور میرے علاوہ اور کوئی وارث نہ ہے لہٰذا یہ قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

مکرم محمد ادریس صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم مرزا محمود احمد صاحب ترکہ

مکرم مرزا روشن دین صاحب (مرحوم)

۞ مکرم مرزا محمود احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم مرزا روشن دین صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 8/5 برقبہ 10 مرلہ میں سے 5 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ خاکسار اور میرے بھائی مکرم مرزا داؤد احمد صاحب کے نام بحصص برابر منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

(1) مکرم مرزا محمود احمد صاحب (بیٹا)

(2) مکرمہ عطیہ مبشر صاحبہ (بیٹی)

(3) مکرمہ بشریٰ خانم صاحبہ (بیٹی)

(4) مکرم مرزا داؤد احمد صاحب (بیٹا)

(5) مکرمہ ذکیہ مظفر صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

پتہ درکار ہے

۞ مکرم فہیم اللہ صاحب ولد مکرم محمد ظفر اللہ طاہر صاحب وصیت نمبر 88984 نے مورخہ یکم جنوری 2009ء کو نرسنگ ہوسٹل فضل عمر ہسپتال ربوہ سے وصیت کی تھی۔ جس کے بعد موصی کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تصحیح

۞ مورخہ 5 مارچ 2010ء کے روزنامہ الفضل کے صفحہ 4 پر ممالک میں مسلم آبادی کے تناسب کے نمبر 9 میں آسٹریلیا میں مسلمانوں کی تعداد غلطی سے 19,358 یعنی 0.1 فیصد لکھی گئی ہے۔ جبکہ اصل تعداد 382,000 یعنی 2.09 فیصد ہے۔ احباب درستی فرما لیں۔

مکرم اے ایچ ناصر صاحب نیشنل صدر جماعت سری لنکا

جماعت احمدیہ سری لنکا کا جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے جماعت احمدیہ سری لنکا کا جلسہ سالانہ مورخہ یکم نومبر کو نہایت ہی کامیابی سے منعقد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مکرم مولانا محمد ایوب صاحب کو نمائندہ کے طور پر بھجوایا۔

جلسہ کی کارروائی نماز تہجد سے شروع ہوئی۔ صبح 9 بجے مکرم مولانا محمد ایوب صاحب نمائندہ مرکز نے لوائے احمدیت لہرایا اور خاکسار نے سری لنکا کا قومی پرچم لہرایا۔ تلاوت ونظم کے بعد خاکسار نیشنل صدر نے افتتاحی تقریر کی اور جلسہ سالانہ کی اہمیت اور اس سے بھرپور استفادہ کے لئے احباب کو توجہ دلائی۔

بعدازاں مکرم مولانا محمد ایوب صاحب نے نظام وصیت کے موضوع پر تقریر کی۔ طلباء جامعہ احمدیہ سری لنکا کے عربی قصیدہ کے بعد مکرم مولوی مشتاق احمد صاحب، مکرم توفیق احمد صاحب، مکرم مولوی رضوان احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ سری لنکا اور مکرم ایس نظام خان صاحب صدر جماعت احمدیہ کولمبو نے علی الترتیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور قیام توحید، ظہور امام مہدی، سیرت صحابہ ﷺ اور 'خلافت' موجودہ زمانہ کے مسائل کا حل کے عناوین پر تقاریر کیں۔

دوسرے اجلاس میں عرفان ختم نبوت، اطاعت نظام پر مکرم مولوی مناف جان صاحب مربی سلسلہ نگمبو اور مکرم مولوی ایم آر محمد امیر صاحب مربی سلسلہ کولمبو نے تقریریں کیں۔ بعدازاں مکرم انتصار احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود کے زریں نصائح پڑھ کر سنائے۔ آخر پر مکرم مولانا محمد ایوب صاحب نے موجودہ معاشرہ میں دینی اقدار کا تحفظ کے عنوان پر تبلیغی تقریر کی۔ مکرم عزیز احمد صاحب نائب افسر جلسہ گاہ نے شکریہ ادا کیا اور اجتماعی دعا کے ساتھ اس بابرکت جلسہ کا اختتام ہوا۔

اس جلسہ میں سری لنکا کی جماعتوں سے 1200 کے قریب احباب ومستورات نے شرکت کی۔ پانچ افراد پر مشتمل ایک فیملی کو بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ اسی طرح 14 افراد کو وصیت فارم پر کرکے نظام وصیت میں شامل ہونے کی توفیق بھی ملی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بابرکت اور دیرپا نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

(الفضل انٹرنیشنل 12 فروری 2010ء)

خبریں

73 کا آئین اس ماہ کے آخر تک بحال کردیں گے

صدر زرداری نے کہا ہے کہ ہمارا مستقبل جمہوریت سے وابستہ ہے، 1973ء کا آئین اس ماہ کے آخر تک بحال کردیں گے۔ سیاستدانوں اور قلم کاروں کی جنگ چلتی رہی گی۔ پاکستان میں مکمل جمہوریت کی ضرورت ہے۔

آئی ایس آئی کے سربراہ کی مدت ملازمت میں ایک سال کی توسیع

چیف آف آرمی سٹاف جنرل اشفاق کیانی نے انٹر سروسز انٹیلی جنس (آئی ایس آئی) کے ڈائریکٹر جنرل لیفٹیننٹ جنرل احمد شجاع پاشا کی مدت ملازمت میں ایک سال کی توسیع کردی ہے۔ اس سلسلے میں نوٹیفکیشن جاری کردیا گیا ہے اور اب جنرل شجاع آئندہ سال 18 مارچ تک اپنے عہدے پر کام کرتے رہیں گے۔ انہوں نے جنرل کیانی کے آرمی چیف کا عہدہ سنبھالنے کے فوراً بعد یعنی اکتوبر 2008ء میں آئی ایس آئی کے سربراہ کا عہدہ سنبھالا تھا۔

صدر نے ججوں کی تنخواہیں بڑھانے کی منظوری دے دی

صدر مملکت نے ایوان صدر میں اعلیٰ عدالتوں کے ججز کی تنخواہوں اور الاؤنسز میں اضافے کی سمری پر دستخط کرتے ہوئے منظوری دے دی جبکہ خواتین کو ہراساں کرنے کے خلاف تحفظ بل پر بھی دستخط کردیئے۔

مہنگائی کے خلاف پرائس کنٹرول کمیٹیاں بنانے کی ہدایت

وزیراعظم گیلانی نے عوام کو ناجائز منافع خوری سے بچانے کیلئے ضلعی، تحصیل اور ٹاؤن کی سطح پر پرائس کنٹرول کمیٹیوں کے قیام اور چینی کی درآمد کے فیصلے پر عملدرآمد کی ہدایت کردی جبکہ اقتصادی رابطہ کمیٹی نے ربیع اور آئندہ خریف کی فصلوں کی ملکی ضروریات پوری کرنے کے لئے 4 لاکھ ٹن یوریا کھاد درآمد کرنے کی منظوری دے دی۔

آئندہ دس برس میں کینسر سے کروڑوں اموات ہوسکتی ہیں

عالمی ادارہ صحت کے ایک اندازہ کے مطابق کینسر (سرطان) سے آئندہ دس سالوں کے دوران تقریباً 8 کروڑ 40 لاکھ ہلاکتیں ہو سکتی ہیں جبکہ اس بیماری سے 2005ء میں 76 لاکھ افراد ہلاک ہوئے تھے۔

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب 11- مارچ	
طلوع فجر	4:58
طلوع آفتاب	6:22
زوال آفتاب	12:19
غروب آفتاب	6:15

سپر سپیڈ موٹر سائیکل (آپ کا اپنا) عمدہ کوالٹی مناسب قیمت
ڈیلر
نیولائٹ ہاؤس
انیس مارکیٹ یادگار روڈ ربوہ
برائے رابطہ: 0300-4906770,6212987

W.B
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Waqar Brothers Engineering Works
Corbide Daies Corbide parts
Silver Brose instruments.
Shop No.4 Shaheen Market Madni Road new Dhurm pura Mustfa Abad Lahore mob:0300-9428050

4½ فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
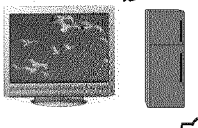
فریج - فریزر - واشنگ مشین
T.V - گیزر - ائر کنڈیشنر
سپلیٹ - ٹیپ ریکارڈر
موبائل فون دستیاب ہیں
عثمان الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھا مل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
طالب دعا: انعام اللہ
7231680
7231681
7223204
Email:uepak@hotmail.com

خوشخبری
سکائی ویز کی فخریہ پیشکش
لاہور / چنیوٹ / ربوہ
7APV سٹرین سروس
براستہ موٹروے دو گھنٹہ پہنچ (انشاء اللہ) ٹائم: ہر گھنٹے بعد روانگی
رابطہ: سکائی ویز بکر منڈی بند روڈ، لاہور
فون: 042-37470242 موبائل: 0300-4342602

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی وکنی زمین خرید وفروخت کی باعتماد ایجنسی
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر: 6212764
گھر: 6211379 موبائل: 0300-7715840

WEDDING | PARTY | EVERYDAY
SHARIF
JEWELLERS
Rabwah SINCE 1952
Aqsa Road 6212515 6215455
Railway Road 6214750 6214760
www.sharifjewellers.com

داخلہ الصادق اکیڈمی ربوہ
الصادق اکیڈمی میں پریپ تا نہم کلاسز میں محدود سیٹوں پر داخلہ کیلئے ٹیسٹ مورخہ 14,13 مارچ بروز ہفتہ اتوار صبح 9:00 بجے ہوگا۔ ٹیسٹ اردو، انگلش، سائنس اور حساب کے مضامین کا ہوگا۔
● پریپ کلاس کے لئے داخلہ ٹیسٹ نرسری سیکشن دارالرحمت شرقی الف میں ہوگا۔
● کلاس ون تا پنجم طلباء وطالبات اور ششم تا نہم طالبات ٹیسٹ کیلئے الصادق اکیڈمی گرلز ہائی سکول شکور پارک جائیں گی۔
● کلاس ششم تا نہم طلباء ٹیسٹ کیلئے الصادق اکیڈمی بوائز ہائی سکول نزد مریم کلینک جائیں گے۔
مزید معلومات کیلئے مین آفس الصادق اکیڈمی دارالرحمت شرقی الف رابطہ کریں۔
مینیجر الصادق اکیڈمی ربوہ
6211637-6214434

FD-10